بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف اول

زیرِ نظر شمارے میں "معازف و مزامیر کا شرعی حکم" کے نام سے مولانا عبدالغفار حسن صاحب کے ایک تحقیقی مضمون کی دوسری قسط شامل ہے۔ اس مضمون کی قسط اول اکتوبر کے پرچے میں شامل تھی۔ آلاتِ موسیقی کے استعمال کی حرمت کے بارے میں اگرچہ احادیث بالکل واضح ہیں لیکن ہر دور میں کچھ تجدّد پسند طبائع ان کے جواز کی راہ نکالنے کی کوشش کرتی رہی ہیں۔ ان کی راہ کی اصل رکاوٹ وہ احادیث ہیں جن میں صراحتًا ان کی حرمت مذکور ہے۔ ظاہر بات ہے کہ اس رکاوٹ کو دور کرنے کے لئے ضروری ہے کہ کسی نہ کسی طرح یا تو ان احادیث کو غیر معتبر قرار دیا جائے یا پھر حدیث کے الفاظ کی کوئی ایسی تاویل کی جائے کہ جس سے آلاتِ موسیقی کے استعمال کے جواز کی کوئی صورت نکل سکتی ہو۔ مولانا عبدالغفار حسن صاحب نے جن کا شمار علمِ حدیث کے ماہرین میں ہوتا ہے اور جو ایک عرصہ مدینہ یونیورسٹی میں حدیث کی تدریس کا فریضہ سرانجام دیتے رہے ہیں' ان احادیث پر تفصیل سے بحث کی ہے جن میں معازف و مزامیر کے استعمال کی حرمت وارد ہوئی ہے اور واضح کیا ہے کہ ان احادیث کو نہ تو کسی بھی لحاظ سے پایۂ اعتبار سے ساقط قرار دینا درست ہے اور نہ ہی ان کی کوئی ایسی تاویل قابل قبول قرار دی جا سکتی ہے کہ جس سے جواز ثابت ہوتا ہو۔ یہ مضمون آج سے قریبًا ۳۳ سال قبل مولانا نے 'میثاق' کے لئے تحریر فرمایا تھا۔ لیکن چونکہ وقفے وقفے سے اس ایشو کو کھڑا کیا جاتا رہا ہے لہٰذا اس مضمون کی تازگی آج بھی روزِ اول کی طرح برقرار ہے۔

اس شمارے کا ایک اور مضمون جس کی جانب توجہ دلانا ضروری ہے' جناب عبداللہ یوسف علی کے انگریزی ترجمۂ قرآن کے بارے میں ہے۔ انگریزی زبان میں قرآن حکیم کا یہ ترجمہ اور اس سے ملحق تفسیر آج بھی مستند ترین خیال کئے جاتے ہیں' چنانچہ حال ہی میں سعودی حکومت نے انگریزی دان طبقے تک قرآنی تعلیمات کو پہنچانے کے لئے عبداللہ یوسف علی کے ترجمہ و تفسیر ہی کا انتخاب کیا ہے اور اسے اپنے زیرِ اہتمام شایانِ شان طریقے پر شائع کیا ہے ---- تاہم یہ ایک حقیقت ہے کہ کسی بھی کلام کو ایک زبان سے دوسری زبان میں کماحقہٗ منتقل کرنا ممکن نہیں ہوتا' بالخصوص قرآن حکیم کا کوئی ایسا ترجمہ جو اصل متن کا ٹھیک متبادل قرار دیا جا سکے' قطعی ناممکن ہے۔ لہٰذا جو ترجمہ بھی کیا جائے گا اس میں نہ صرف یہ کہ بہتری کی گنجائش

(باقی صفحہ ۷ پر)